جلد ۵۳/۱۸	۱۴ امان ۱۳۴۳ ہش ۲۹ شوال ۱۳۸۳ھ ۱۴ مارچ ۱۹۶۴ء	نمبر ۶۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

- محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب -

ربوہ ۱۳ مارچ بوقت ½ ۷ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت دن بھر نسبتاً بہتر رہی۔ شام کے وقت ضعف کی شکایت ہوگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ مارچ۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی طبیعت گزشتہ چند روز سے خراب چلی آرہی ہے۔ گزشتہ رات طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی تھی۔ آج صبح پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ ویسے سینہ پر بلغم بہت زیادہ ہے اور کھانسی بھی ہے۔ بھوک قریباً بند ہے۔ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا محمد ادریس صاحب تبلیغ اسلام کیلئے روانہ ہوگئے

ربوہ ۱۳ مارچ۔ کل صبح چناب ایکسپریس کے ذریعہ مکرم مرزا محمد ادریس صاحب بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے ربوہ سے روانہ ہوگئے۔ سٹیشن پر کثیر تعداد میں بزرگان سلسلہ و احباب جماعت نے آپ کو الوداع کہا۔ گاڑی روانہ ہونے سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مرزا صاحب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور جس غرض سے وہ تشریف لے گئے ہیں۔ اس میں انہیں غیر معمولی کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

انتخاب نمائندگان برائے مجلس مشاورت

مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۰-۲۱-۲۲ مارچ ۱۹۶۴ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ نمائندگان کا انتخاب کرکے جلد از جلد اطلاع دیں۔ گزشتہ سال بہت سی جماعتوں کے نمائندگان نہ آئے تھے۔ یہ طریق درست نہیں۔ سب جماعتوں کو چاہیئے کہ ضرور اپنے نمائندے بھجوائیں۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا اور اس کے اغراض و مقاصد کو بالکل الگ رکھو ان کو دین کے ساتھ ہرگز نہ ملاؤ

دنیا فنا ہونے والی چیز ہے اور دین اور اس کے ثمرات باقی رہنے والے ہیں

”دنیا اور اس کے اغراض اور مقاصد کو بالکل الگ رکھو ان کو دین کے ساتھ ہرگز نہ ملاؤ کیونکہ دنیا فنا ہونے والی چیز ہے اور دین اور اس کے ثمرات باقی رہنے والے۔ دنیا کی عمر بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ ہر آن اور ہر دم میں ہزاروں موتیں ہوتی ہیں۔ مختلف قسم کی وبائیں اور امراض دنیا کا خاتمہ کر رہی ہیں۔ کبھی ہیضہ تباہ کرتا ہے۔ اب طاعون ہلاک کر رہی ہے کسی کو کیا معلوم ہے کہ کون کب تک زندہ رہے گا۔ جب موت کا پتہ نہیں کہ کس وقت آجائے گی۔ پھر کیسی غلطی اور بیہودگی ہے کہ اس سے غافل رہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آخرت کی فکر کرو جو آخرت کی فکر کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا میں اس پر رحم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب انسان مومن کامل بنتا ہے تو وہ اُس کے اور اس کے غیر میں فرق رکھ دیتا ہے اس لئے پہلے مومن بنو اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ بیعت کی خالص اغراض کے ساتھ جو خدا ترسی اور تقویٰ پر مبنی ہیں دنیا کے اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ۔ نمازوں کی پابندی کرو اور توبہ و استغفار میں مصروف رہو۔ نوع انسان کے حقوق کی حفاظت کرو اور کسی کو دکھ نہ دو۔ راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کا فضل کر دے گا۔ عورتوں کو بھی اپنے گھروں میں نصیحت کرو کہ وہ نماز کی پابندی کریں اور ان کو گلہ شکوہ اور غیبت سے روکو۔ پاکبازی اور راستبازی ان کو سکھاؤ۔ ہماری طرف سے صرف سمجھانا شرط ہے اس پر عملدرآمد کرنا تمہارا کام ہے۔

پانچ وقت اپنی نمازوں میں دعا کرو۔ اپنی زبان میں بھی دعا کرنی منع نہیں ہے۔ نماز کا مزا نہیں آتا جب تک حضور نہ ہو اور حضور قلب نہیں ہوتا ہے جب تک عاجزی نہ ہو۔ عاجزی جب پیدا ہوتی ہے جو یہ سمجھ آجائے کہ کیا پڑھتا ہے اس لئے اپنی زبان میں اپنے مطالب پیش کرنے کے لئے جوش اور اضطراب پیدا ہو سکتا ہے۔ مگر اس سے یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہیئے کہ نماز کو اپنی زبان ہی میں پڑھو۔ نہیں میرا یہ مطلب نہیں کہ مسنون ادعیہ اور اذکار کے بعد اپنی زبان میں بھی دعا کیا کرو۔ ورنہ نماز کے ان الفاظ میں خدا نے ایک برکت رکھی ہوئی ہے۔ نماز دعا ہی کا نام ہے۔ اس لئے اس میں دعا کرو کہ وہ تم کو دنیا اور آخرت کی آفتوں سے بچاوے اور خاتمہ بالخیر ہو۔ اپنے بیوی بچوں کے لئے بھی دعا کرو۔ نیک انسان بنو اور ہر قسم کی بدی سے بچتے رہو۔“

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۲۵ و صفحہ ۱۲۶۔ الحکم ۷ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ رمارچ ۶۴ء

ہم ختمِ نبوت کے منکر نہیں

مفتی محمد شفیع صاحب "معارف القرآن" میں زیر آیہ
"قل یا یھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السمٰوٰت والارض لا الٰہ الا ھو یحی ویمیت فاٰمنوا باللّٰہ ورسولہ النبی الامی الذی یؤمن باللّٰہ وکلمٰتہ واتبعوہ لعلکم تھتدون"
(سورہ اعراف رکوع ۲۰ آیہ ۱۵۹)
آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمین میں ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ سو اللہ پر ایمان لاؤ اور اسکے نبی امی پر جو کہ اللہ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کا اتباع کرو "تاکہ تم راہ پر آجاؤ۔"
فرماتے ہیں:۔
"دوسری آیت جو اوپر درج ہے اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے ایک اعلان فرمانے کا حکم دیا وہ یہ کہ "آپ لوگوں کو بتلا دیں کہ میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں"۔ "میری بعثت و رسالت پچھلے انبیاء کی طرح کسی مخصوص قوم یا مخصوص خطہ زمین یا خاص وقت کے لئے نہیں بلکہ پوری دنیا کے انسانوں کے لئے دنیا کے ہر خطہ ہر ملک ہر آبادی کے لئے موجود اور آئندہ نسلوں کے لئے قیامت تک کے واسطے میری رسالت عام ہے اور انسانوں کے علاوہ جنات بھی اس میں شریک ہیں "۔ امام ابن کثیر نے فرمایا کہ اس آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین اور آخری پیغمبر ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ جب آپکی بعثت و رسالت قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے اور پورے عالم کے لئے عام ہوئی تو اب کسی دوسرے جدید نبی و رسول کی ضرورت باقی نہیں رہی اسی لئے آخر زمانہ میں حضرت عیسٰے علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ تو وہ بھی اپنی جگہ نبوت پر برقرار ہونے کے باوجود شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے جیسا کہ صحیح روایاتِ حدیث سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت و رسالت ساری دنیا اور قیامت تک کے لئے عام ہونے پر یہ آیت بھی بہت واضح ثبوت ہے۔" (شہاب یکم مارچ)

اس عبارت سے حسب ذیل باتیں واضح ہوتی ہیں:۔
۱۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آخری پیغمبر ہیں۔
۲۔ آپ کے بعد کسی جدید نبی اور رسول کی ضرورت نہیں۔
۳۔ آپ کی بعثت اور رسالت قیامت تک کے لئے عام ہے۔
۴۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام آخری زمانہ میں تشریف لائیں گے۔
۵۔ آپ جب تشریف لائیں گے تو آپ اپنی جگہ نبوت پر برقرار رہیں گے۔
۶۔ آپ شریعتِ محمدیہ پر عمل کریں گے۔

مفتی صاحب کے نزدیک یہ چھ باتیں مسلّمہ ہیں ان پر احمدی بھی یقین رکھتے ہیں۔ اس طرح مفتی صاحب کا اور احمدیوں کا ان امور کے متعلق کوئی اختلاف نہیں ہے۔ البتہ احمدی دوسرے کئی اکابر ائمہ اسلام کے عقیدہ کے مطابق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام وفات پاچکے ہیں اب وہ دوبارہ بنفسہٖ تشریف نہیں لاسکتے۔ ایسی صورت میں آپ کی دوبارہ آمد کی پیشگوئی کا یہی مطلب ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ آخری زمانہ میں امت محمدیہ میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو خوبیوں میں حضرت عیسٰے علیہ السلام کا مماثل ہوگا۔ اور اسی بناء پر اس کو ابن مریم کہا گیا ہے۔

احادیث سے یہی پایا جاتا ہے کہ آنے والا "نبی" ہوگا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہی حضرت عیسٰے علیہ السلام تشریف لائیں اور آپ اپنی نبوت پر برقرار رہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ کے بعد ایک ایسا نبی موجود ہوگا جو صرف بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوا تھا۔ اس طرح نبوت کے متعلق بہت سی الجھنیں پیدا ہوسکتی ہیں۔ احمدیوں کے نزدیک بھی کوئی قدیم یا جدید نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ممکن نہیں چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہیں دوسری جائز ہے مگر میرا اپنا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انعکاس سے جو نبوت ہو وہ جائز ہے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۵۳ و صفحہ ۵۴ حاشیہ)

اس سے واضح ہے کہ مفتی صاحب اور احمدیوں کے عقیدہ میں جو اختلاف نظر آتا ہے وہ اس لحاظ سے صرف سطحی ہے کہ احمدی جس نبوت کے قائل ہیں وہ ختم نبوت سے تعرض نہیں کرتی۔ البتہ اگر وہی حضرت عیسٰے علیہ السلام آئیں جو بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوئے تھے تو "ختم نبوت" سے تعرض ہونا لازمی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا حوالہ سے واضح ہوجاتا ہے کہ احمدی بھی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس معنی میں خاتم النبیین سمجھتے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی جدید یا قدیم نبی نہیں آسکتا۔ وہ عقیدۃً اسکے بھی روادار نہیں کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے وہ بھی آپ کے بعد تشریف لائیں وہ صرف ایسے مسیح کی آمد کے قائل ہیں جو پہلے آپ کا امتی ہو اور جو صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے انعکاس کی وجہ سے نبی ہو۔ ایسے نبوت کیوں ضروری ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نبوت جو اللہ تعالےٰ نے اب قرآن شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حرام کی ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اب اس امت کو کوئی خیر و برکت ملے گی ہی نہیں اور نہ اس کو شرف مکالمات اور مخاطبات ہوگا۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر کے سوائے اب کوئی نبوت نہیں چل سکے گی۔ اس امت کے لوگوں پر جو نبی کا لفظ نہیں بولا گیا اسکی وجہ صرف یہ تھی کہ حضرت موسیٰؑ کے بعد تو نبوت ختم نہیں ہوئی تھی بلکہ ابھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسے عالی جناب اولوالعزم صاحب شریعت کمال ہونے والے تھے۔ اسی وجہ سے ان کے واسطے یہ لفظ جاری رکھا گیا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چونکہ ہر ایک قسم کی نبوت بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بند ہوچکی تھی اس واسطے ضروری تھا کہ اسکی عظمت کی وجہ سے وہ لفظ نہ بولا جاتا۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے جسمانی طور سے آپکی اولاد کی نفی بھی کی ہے اور ساتھ ہی روحانی طور سے اثبات بھی کیا ہے کہ روحانی طور سے آپ باپ بھی ہیں اور روحانی نبوت اور فیض کا سلسلہ آپ کے بعد جاری رہے گا اور وہ آپ میں سے ہو کر جاری ہوگا نہ الگ طور سے وہ نبوت چل سکے گی جسپر آپکی مہر ہو گی۔"
(ایضاً صفحہ ۳۴۳-۳۴۴)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو بھی واضح فرمایا ہے کہ پہلے لوگوں کو نبی کا نام کیوں نہ دیا گیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔
"تیرہ سو برس تک نبوت کے لفظ کا اطلاق تو آپ کی نبوت کی عظمت کے پاس نہ کیا اور اسکے بعد اب مدت دراز کے گزرنے سے لوگوں کے چونکہ اعتقاد اس امر پر پختہ ہوگئے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی خاتم الانبیاء ہیں اور اب اگر کسی دوسرے کا نام نبی رکھا جاوے تو اس سے آنحضرت کی شان میں کوئی فرق بھی نہیں آتا اس واسطے اب نبوت کا لفظ مسیح کے لئے ظاہراً بھی بولدیا۔ یہ ٹھیک اسی طرح سے ہے جیسے آپ نے پہلے فرمایا تھا کہ قبروں کی زیارت نہ کیا کرو اور پھر فرمادیا کہ اچھا اب کرلیا کرو۔ پہلے منع کرنا بھی حکمت رکھتا تھا کہ لوگوں کے خیالات ابھی تازہ بتازہ بت پرستی سے ہٹے تھے تا وہ پھر اسی عادت کی طرف عود نہ کریں پھر جب دیکھا کہ اب ان کے ایمان کمال کو پہنچ گئے ہیں اور کسی قسم کے شرک و بدعت کو ان کے ایمان میں راہ نہیں تو اجازت دیدی۔ بالکل اسی طرح یہ امر ہے۔ پہلے تیرہ سو برس اسی عظمت کے واسطے نبوت کا لفظ نہ بولا۔ اگرچہ صفتی رنگ میں صفت نبوت اور انوار نبوت موجود تھے اور حق تھا کہ ان لوگوں کو نبی کہا جاوے مگر خاتم الانبیاء کی نبوت کی عظمت کے پاس کی وجہ سے وہ نام نہ دیا گیا مگر اب وہ خوف نہ رہا تو آخری زمانہ میں مسیح موعود کے واسطے نبی اللہ کا لفظ فرمایا۔"
(ایضاً صفحہ ۳۵۰-۳۵۱)

ہم نے مختصراً مسیح موعود علیہ السلام کے یہ حوالے اس لئے درج کئے ہیں کہ کم از کم اہل علم حضرات اس بات کو سمجھ جائیں کہ احمدی کس قسم کی نبوت کے قائل ہیں اور یہ کہ وہ "ختم نبوت" کے منکر نہیں جیسا کہ پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔

مسجد نور فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں عیدالفطر کی تقریب سعید

مختلف ممالک اور اقوام کے مسلمانوں کا ایمان افروز اجتماع

(مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی امام مسجد نور۔ فرانکفورٹ)

مورخہ ۱۰ فروری بروز ہفتہ فرانکفورٹ اور گردونواح کے کم و بیش پانچ صد افراد خواتین اور احباب نے مسجد نور فرانکفورٹ میں جمع ہو کر عیدالفطر کی نماز ادا کی۔ یہ عید خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام گزشتہ سالوں سے کامیاب اور پُررونق رہی۔ مسجد کے علاوہ لیکچر ہال۔ ڈرائینگ روم۔ کمرہ دفتر اور مشن ہاؤس کے رہائشی کمرے بھی مہمانوں سے پُر تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فدائی جماعت کی قربانیوں کے طفیل تشکیل شدہ یورپ میں تعمیر کردہ اس خانہ خدا میں مختلف رنگ و نسل کے مسلمانوں اور نو مسلم سفید فام جرمن احمدیوں کے اس ایمان افروز ہجوم کو دیکھ کر۔ جو خدائے واحد یگانہ کے حضور سجدات شکر کا ہدیہ پیش کرنے کے لئے بصد شوق جمع ہوئے تھے۔ زبان پر بے اختیار یہ جاری ہوا کہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
عَبْدِکَ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

رمضان کا بابرکت مہینہ اپنی روحانی برکتوں کے ساتھ شروع ہوا۔ رمضان المبارک میں سحری و افطاری کے اوقات کا پروگرام شائع کر کے مقامی مسلمانوں کو بذریعہ ڈاک پہنچایا گیا۔ رمضان کے دوران مقامی جرمن احباب اور بہنیں بقیہ ایام کی نسبت زیادہ کثرت کے ساتھ مسجد میں آکر اپنے اوقات دینی گفتگو مذہبی مسائل کے پوچھنے اور ذکر الٰہی میں گزارتے رہے۔ یہ امر باعث خوشی ہے کہ دفاتر اور فیکٹریوں میں کام کرنے کے باوجود بعض جرمن احمدی مردوں اور عورتوں کو رمضان المبارک کے پورے روزے رکھنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ رمضان المبارک میں نماز جمعہ میں بھی حاضری دوسرے دنوں کی نسبت زیادہ رہی۔ چند دن نماز تراویح باجماعت کی بھی توفیق ملی۔ رمضان کے اختتام پر آخری روزہ کے افطار کرنے سے پہلے مقامی احباب نے مسجد میں جمع ہو کر اجتماعی دعا کی۔ اس میں اسلام اور احمدیت کی ترقی و اشاعت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے دردمندانہ دعائیں کی گئیں۔

عیدالفطر کی تیاری دو تین ہفتے پہلے شروع کر دی گئی۔ مقامی اور گردونواح کے مسلمانوں کو نماز عید کے لئے دعوت نامے بھجوائے گئے۔ مقامی اخبارات میں بھی اعلانات شائع ہوئے۔ ایک اہم اخبار نے نماز عید کا اعلان خبر کے طور پر شائع کیا۔ حسن اتفاق سے اس دفعہ عید ہفتہ کے روز تھی۔ اس دن اکثر دفاتر اور فیکٹریوں میں تعطیل ہوتی ہے۔ لوگوں کی آمد کا سلسلہ علی الصبح ہی شروع ہو گیا۔ معین وقت سے دو گھنٹہ قبل ہی مسجد حاضرین سے پُر ہو گئی۔ اس صورت حال کو دیکھ کر فوری طور پر لیکچر ہال۔ دفتر اور ڈرائینگ روم میں بھی قالین وغیرہ بچھا کر نماز کے لئے جگہ بنائی گئی۔ لیکن آخر میں یہ جگہ بھی ناکافی ثابت ہوئی۔

نماز عید میں شامل ہونے والے احباب میں علاوہ جرمن احمدیوں کے ترکی شام مصر نائیجیریا۔ نیگا جزائر۔ مراکش۔ تیونس۔ ایران پاکستان اور بھارت وغیرہ ممالک کے نمائندے شامل تھے۔ جن میں تاجر۔ ملازمین۔ طلباء۔ انجینئر اور ڈاکٹر غرضکہ ہر طبقہ کے افراد موجود تھے۔ فرانکفورٹ میں مقیم ترکی کے کونسل جنرل جناب مسعود سنطے گزشتہ عید پر بھی اور اس دفعہ بھی نماز کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔

خطبہ عید جو جرمن زبان میں تھا بیان کرتے ہوئے خاکسار نے قرآن پاک کی آیات کی روشنی میں نماز روزہ وغیرہ اسلامی عبادات کی انسان کی غرض قرار دیا۔ اور اسلام کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مایہ ناز تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی کے اس قیمتی اقتباس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا جس میں آپ نے اسلام کی حقیقت کو سحر بیان انداز اور روحانی چاشنی کے ساتھ نہایت عمدہ طریق سے بیان فرمایا ہے۔

خطبہ اور اجتماعی دعا کے بعد احباب نے ایک دوسرے سے مصافحہ و معانقہ کیا۔ اس کے بعد ریفرشمنٹ کا بھی وسیع پروگرام تھا برادرم داؤد احمد صاحب اور ہماری جرمن احمدی بہن جمیلہ کوہن صاحبہ نے بڑی ہمت اور محنت سے پاکستانی حلوہ تیار کیا۔ جو بے حد پسند کیا گیا۔ علاوہ ازیں چائے کا بھی اہتمام تھا۔ نماز کے بعد فوٹو گرافر مختلف تصاویر لینے میں مصروف رہے۔ اور اخباری نمائندوں نے بھی انٹرویو لیا۔ جو اگلے روز کے اخبارات میں شائع ہوا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دن موسم بھی غیر معمولی طور پر خوشگوار تھا۔ مسجد کے اندر اور باہر باغیچہ ہر جگہ حاضرین سے پُر تھی۔ بیس سے زائد افراد جو دن بھر مسجد میں موجود رہے۔ انہیں دوپہر اور شام کا کھانا بھی پیش کیا گیا

حسب سال سابق اس دفعہ بھی عید کے دن نماز مغرب و عشاء کے بعد ایک تقریب کا اہتمام تھا۔ جس میں پاکستان کی ترقی کی معلوماتی فلمیں دکھائی گئیں۔ اس تقریب میں بہت سے جرمن مہمان بھی مدعو تھے

اس طرح یہ عیدالفطر کی تقریب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی پوری اسلامی روایات اور شان کے ساتھ منانے کی توفیق ملی۔ احباب دعا فرمائیں کہ جن بھائیوں اور بہنوں نے کسی رنگ میں اس عید کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے جزائے خیر سے نوازے۔ اور اس خانہ خدا کے ذریعہ سے اسلام کی ترقی و غلبہ کے خدائی وعدے جلد از جلد پورے ہوں آمین

حضرت قاضی سید حبیب اللہ صاحب آف شاہدرہ لاہور کی وفات

مورخہ ۳/۴/۶۲ کو ۱/۲ ۲ بجے صبح میرے والد ماجد حضرت قاضی سید حبیب اللہ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے شاہدرہ میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا جنازہ اسی دن ۱/۲ ۹ بجے رات کو ربوہ لایا گیا۔ اور مورخہ ۵/۳/۶۲ کو گیارہ بجے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بارہ بجے کے قریب قطعہ خاص مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ حضرت قاضی صاحب صاحب الہام و کشوف تھے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص محبت تھی۔ ہمیشہ سب دعا کرتے۔ تو حضور کو خاص طور پر دعا میں مقدم رکھتے تھے۔ کئی اصلاع میں ان کی کوشش سے کئی جماعتیں بنیں۔ آپ کے پسماندگان میں اس وقت ایک بیوی۔ چھ لڑکیاں۔ ایک لڑکا (خاکسار) دو پوتے اور ایک پوتی بقید حیات ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

منصور شاہ ولد قاضی سید حبیب اللہ صاحب مرحوم شاہدرہ حال ربوہ

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۸ مارچ ۱۹۶۲ء کو محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ بنت شیخ محمد حسن صاحب آف نیروبی (مشرقی افریقہ) کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں شامل ہونے والے احباب نے محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب ٹی۔ آئی ہائی سکول ہیڈ ماسٹر کے ساتھ مل کر اس تعلق کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

صفیہ بیگم صاحبہ کا نکاح چند دن قبل محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے بشیر الدین احمد صاحب سافی بی۔ اے۔ ولد مکرم سردار مصباح الدین صاحب کے ساتھ بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا تھا۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس تعلق کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

شذرات

شیخ خورشید احمد

یہ تعریف ہے یا تنقیص؟

نوائے وقت میں مولانا ظفر علی صاحب کے ایک مداح کا خط چھپا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں:-

"ہفت روزہ اقدام لاہور کی یہ تجویز کہ وزیر آباد میں کھلنے والے میونسپل کالج کو ظفر الملت مولانا ظفر علی خاں مرحوم کے نام نامی سے منسوب کیا جائے نہایت مستحسن ہے قوم پر مولانا کے ان گنت احسانات ہیں انہوں نے اپنی زندگی اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں صرف کر دی ..... انہیں ایک طویل عرصہ قید اور نظر بندی میں بسر کرنا پڑا تاہم ان تمام کڑی آزمائشوں کے باوجود جادۂ حق سے کبھی منحرف نہ ہوئے۔ .... افسوس کا مقام ہے کہ ان احسانات کے باوجود بھی قوم ان کے شایانِ شان کوئی خراج عقیدت آج تک انہیں پیش نہ کر سکی!"

(نوائے وقت ۳۰ جنوری ۱۹۶۳ء)

مراسلہ نگار کو تو شکایت ہے کہ قوم مولانا ظفر علی خاں کو خراج عقیدت پیش نہیں کرتی۔ لیکن غالباً انہیں یہ علم نہیں کہ مولانا ظفر علی خاں کو خراجِ عقیدت پیش کرنے والے بھی انہیں ایسے رنگ میں پیش کر رہے ہیں جس سے یہ خراجِ عقیدت اچھی خاصی تنقیص و مذمت بن جاتی ہے ملاحظہ ہو ہفت روزہ چٹان لاہور میں مولانا ظفر علی خاں کے ایک خاص عقیدت مند الشرف عطا صاحب کا مضمون جس میں وہ بزعمِ خود مولانا کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے بتاتے ہیں:-

"مولانا اپنے رضاکاروں کے ہمراہ پانچ وقت کی نمازیں مختلف مساجد میں ادا کرتے تھے بالخصوص ان مساجد میں جن پر مختلف فرقوں کی جماعتوں نے دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کے داخلہ پر پابندی عائد کر رکھی تھی اس سلسلہ میں مولانا ظفر علی خاں نے بیگم شاہی مسجد۔ مسجد شعیاں موچی دروازہ۔ اونچی مسجد موچی دروازہ۔ مسجد وزیر خاں میں نہ صرف باقاعدگی سے نمازیں ادا کیں بلکہ اس پابندی کو بھی توڑا کہ جس کا مفہوم یہ تھا کہ مسجد کے اندر متولی کی اجازت کے بغیر کوئی جلسہ منعقد نہیں کیا جا سکتا!"

الشرف عطا صاحب نے اہلِ قرآن کی ایک مسجد میں زبردستی گھسنے اور نماز پڑھنے کا واقعہ بیان کرنے کے بعد بتایا ہے کہ:-

"مولانا عبد اللہ چکڑالوی کے صاحبزادے نے جو ان دنوں اس مسجد کے متولی تھے پولیس کو اطلاع دیدی کہ مولانا ظفر علی خاں اور سات آٹھ سو مسلمان مسجد اہلِ قرآن میں داخل ہو گئے ہیں اور دنگا فساد کرنا چاہتے ہیں لہٰذا پولیس کی امداد بھیجی جائے چنانچہ کوتوال شہر اور پولیس کی بھاری جمعیت پہنچ گئی اور مولانا ظفر علی خاں اور چند دیگر مسلمان نوجوانوں ... کو زیر دفعہ $\frac{107}{151}$ تعزیرات ہند نقض امن کے تحت گرفتار کر لیا گیا!"

ایک اور واقعہ سنئے:-

"دو روز بعد حبیبیہ ہال میں لاہوری جماعت کے ایک جلسہ سیرت پر قبضہ کر لینے کی بناء پر مولانا ظفر علی خاں میاں عبد العزیز اور بعض دوسرے مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ... مولانا ظفر علی خاں اور میاں عبد العزیز نے ضمانت نیک چلنی دینے سے انکار کر دیا۔ مجھے میاں عبد العزیز کے یہ الفاظ آج تک یاد ہیں کہ .... "ہم نیک چلنی کی ضمانت داخل کرنا اپنی توہین سمجھتے ہیں" یہ سب لوگ سنٹرل جیل بھیج دئے گئے لیکن تیسرے دن جب مقدمہ عدالت میں پیش ہوا تو .... ان حضرات نے ضمانت داخل کر دی!" (چٹان ۱۴ فروری)

دوسروں کی مساجد میں زبردستی داخل ہونا اور ان کے جلسوں پر قبضہ کر لینا۔ پہلے ضمانت نیک چلنی کو اپنی توہین سمجھ کر اس سے انکار کرنا اور پھر تیسرے ہی دن ضمانت داخل بھی کرا دینا کیا یہ واقعات مولانا ظفر علی خاں کی طرف منسوب کرنا انہیں خراجِ عقیدت پیش کرنے کے مترادف ہیں یا درپردہ ان کی تنقیص و مذمت مطلوب ہے؟

ایک دعوت

اسلام سادگی کی تعلیم دیتا ہے ... رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی پاکیزہ زندگیوں کے ہر پہلو میں ہمیں سادگی اور ہر طرح کے تکلف و تعیش سے اجتناب کا رنگ نظر آتا ہے ــــــ اس زمانہ میں ہمیں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس اسلامی خصوصیت کو اپنانے اور اختیار کرنے کی خاص طور پر تحریک فرمائی ہے چنانچہ آپ نے آج سے اکتیس برس قبل مسلمانوں کو بالعموم اور اپنی جماعت کو بالخصوص سادہ زندگی اختیار کرنے کی تلقین فرمائی تھی اور اس کی بعض عملی صورتیں بھی جماعت میں رائج کی تھیں۔

سادہ زندگی کی اسلامی خصوصیت کو مسلمانوں نے اور خصوصاً مسلمان امراء نے کس طرح ترک کر دیا ہے اس کا اندازہ ذیل کے اقتباس سے لگایا جا سکتا ہے جو سعودی عرب کے شاہ ابن سعود کے متعلق اخبارات میں شائع شدہ ایک مضمون میں سے لیا گیا ہے۔

"اپنی عمر کے آخری حصے میں شاہ ابن (باقی ص ۸ پر)

(باقی ص ۸ پر)

نقد و نظر:- جامعہ احمدیہ کا علمی و ادبی سہ ماہی رسالہ

مجلّۃ الجامعہ

سائز $\frac{20 \times 26}{8}$ حجم ۱۱۲ صفحات سالانہ چندہ:- ۶ روپے

جامعہ احمدیہ ربوہ نے عربی مجلہ "البشریٰ" کے بعد اب ایک اور بلند پایہ علمی و ادبی سہ ماہی رسالہ "مجلّۃ الجامعہ" کے نام سے اردو میں نکالنا شروع کیا ہے زیر نظر شمارہ اس کا شمارہ اوّل ہے اس کے نگران خود جامعہ کے پرنسپل محترم سید داؤد احمد صاحب اور مدیر جامعہ کے استاد مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ہیں نائبین میں جامعہ کے تلامذہ کبیر میں سے محمد شفیق قیصر، محمد یوسف سلیم، لئیق احمد طاہر اور محمود احمد شامل ہیں رسالہ کا مقصد علمی۔ ادبی۔ تاریخی اور سائنسی علوم کی اشاعت ظاہر کیا گیا ہے۔

پہلا شمارہ جو $\frac{20 \times 26}{8}$ کے ۱۱۲ صفحات پر مشتمل ہے اپنی صوری و معنوی خوبیوں کے اعتبار سے بہت خوش کن آغاز اور کامیاب اٹھان کا آئینہ دار ہے بجا طور پر توقع کی جا سکتی ہے کہ اگر اسی محنت اور سلیقہ سے کام لیا گیا تو ان شاء اللہ رسالہ کا مستقبل بہت روشن اور درخشندہ ہوگا اور یہ بہت جلد علمی رسائل میں ایک خاص مقام حاصل کر لے گا۔

اس شمارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ایک گراں بہا غیر مطبوعہ مضمون اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے تین بیش قیمت مکتوبات کے علاوہ جماعت کے نامور اہل قلم حضرات میں سے محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی اور فاضل اجل مکرم شیخ عبد القادر صاحب لاہور نیز جامعہ کے اساتذہ میں سے مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مکرم ملک مبارک احمد صاحب اور مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر کے بہت ٹھوس اور پرمغز مقالے ہدیہ قارئین کئے گئے ہیں۔ منظومات میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز بزرگ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے علاوہ مکرم عبد السلام صاحب اختر پرنسپل ٹی آئی کالج گھٹیالیاں اور مکرم محمد شفیع صاحب اشرف کے کلام کو جگہ دی گئی ہے۔ آخر میں "میزان" کے زیرعنوان بعض علمی کتابوں پر تبصرہ درج ہے یہ شمارہ اپنے قیمتی مواد حسن ترتیب۔ خوشنما کتابت و طباعت اور عمدہ کاغذ کے اعتبار سے ایک بلند پایہ اور معیاری شمارہ کہلانے کا مستحق ہے ہم سمجھتے ہیں کہ اس رسالہ کی اشاعت پر نہ صرف عملۂ ادارت بلکہ جامعہ احمدیہ مستحق مبارکباد ہے۔

ہمارے خیال میں اگر مجلّۃ الجامعہ علمی تحقیق کے اس پروگرام کو بھی اپنا لے جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھ سال قبل جماعت کے سامنے رکھا تھا تو یہ بہت بڑی خدمت اور سعادت ہوگی۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم نے اپنے نہایت درجہ قیمتی مضمون بعنوان "سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے" مطبوعہ روزنامہ الفضل مورخہ ۲۶ دسمبر ۵۸ء میں جماعت کے اہلِ قلم حضرات کو اس پروگرام کو اپنانے اور پایہ تکمیل تک پہنچانے کی طرف توجہ دلائی تھی اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانا دراصل جامعہ ہی کا کام ہے کیونکہ جامعہ کے فاضل اساتذہ کرام اور روشن دماغ طلبہ اپنے علمی تفوق اور مخصوص تحقیقی ماحول کی وجہ سے اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے سب سے زیادہ اہل ہیں۔

دوسری بات جو ہم اس ضمن میں عرض کرنا چاہتے ہیں وہ محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کے تعارفی نوٹ سے تعلق رکھتی ہے اس تعارفی نوٹ میں آپ نے رقم فرمایا ہے:-

"کوئی تعلیمی ادارہ اپنے مقصد کو پورا نہیں کر سکتا جب تک کہ اس کے اساتذہ اور طلباء دونوں تحقیق و مطالعہ کا کام نہ کرتے ہوں خدا کے فضل سے جامعہ احمدیہ اس لحاظ سے حقیقی تعلیمی ادارہ کہلانے کا مستحق ہے اسی تحقیق اور ماحصل مطالعہ کو علمی حلقوں میں پیش کرنا اس رسالہ کا دوسرا کام ہوگا"

محترم پرنسپل صاحب کے اس نہایت اہم ارشاد کی روشنی میں مجلّۃ الجامعہ کا ہر شمارہ اساتذہ کرام کے ساتھ ساتھ خود طلباء جامعہ کی علمی تحقیق اور ماحصل مطالعہ پر مشتمل ہونا چاہیئے زیر نظر شمارہ میں اس کا التزام ہمیں نظر نہیں آیا تاہم ہمیں امید ہے کہ آئندہ شماروں میں اس کا ضرور التزام کیا جائے گا۔

بہرحال ایسے کامیاب اور معیاری رسالہ کی اشاعت پر ہم محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ اور عملۂ ادارت کے ارکان کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں اور مجلّۃ الجامعہ کا صمیم قلب سے خیر مقدم کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اس رسالہ کو دن دونی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور ہمیشہ ہی اسے ایسے اہل اور قابل کارکن ملتے چلے جائیں جو اس کے معیار کو بلند سے بلند تر کر کے اسے صحیح معنوں میں ایک مثالی مجلہ بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں آمین۔

پیشگوئی مصلح موعود

"صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار"

محترمہ امۃ المالک صاحبہ بنت ملک عبدالحمید صاحب راولپنڈی

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا:

عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدًا الا من ارتضی من رسول

یعنی اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اور وہ اپنے غیب کی باتوں سے صرف رسولوں اور مرسلوں کو مطلع کرتا ہے۔

چنانچہ اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان گنت امور غیبیہ سے مطلع کیا اور آپ کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے لاکھوں نشانات کا ظہور ہوا۔ ان تمام نشانات اور پیشگوئیوں میں پیشگوئی مصلح موعود ایک نمایاں امتیازی شان رکھتی ہے۔

آج سے تقریباً ۷۰ برس قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہوشیارپور میں خلوت میں بیٹھ کر چالیس روز تک نہایت تضرع اور درد سے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اپنے پاک مسیح کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور ایک بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ ان الفاظ میں فرمایا:-

"تجھے مبارک ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام تجھے ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم تیری ہی ذریت اور نسل سے ہوگا خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ اور عظمت و دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا اور وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔"

یہ پیشگوئی ایک ایسا عظیم الشان معجزہ ہے جس کی نظیر سوائے قرآن پاک کے پہلی کسی الہامی کتاب میں نہیں ملتی۔ توریت کو شروع سے لے کر اخیر تک پڑھ جائیے۔ انجیل کو اٹھا کر دیکھ لیجئے وید کا مطالعہ کر لیجئے کہیں بھی اس معجزہ کی مثال نہیں ملے گی۔ یہ پیشگوئی اٹھاون شگوفوں پر مشتمل ہے یعنی اس کے اندر اٹھاون اور پیشگوئیاں ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ موتیوں کی لڑی کی طرح پڑی ہوئی ہیں اور ان کا آپس میں گہرا جوڑ اور ربط ہے۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی میں یہ طاقت نہیں کہ غیب گوئی کی اٹھاون لڑیوں کو یکے بعد دیگرے اس طرح ظاہر کرتا چلا جائے جس طرح پردہ پر متحرک تصاویر دکھائی جاتی ہیں۔

اس پیشگوئی کی ایک ایک شق نے پورا ہو کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا"

ہر شخص اس امر سے بخوبی واقف ہے کہ حضور کے عہد مبارک میں کس سرعت سے احمدیت کی شعاعوں نے اکناف عالم کے تاریک کونوں کو منور کیا۔ کونسی ایسی جگہ ہے جو احمدیت کی خوشبو سے معطر نہیں ہو گئی۔ انگلستان۔ امریکہ، جرمنی افریقہ اور ہالینڈ میں سے کونسا ایسا مقام ہے۔ جہاں شجر احمدیت کے ٹھنڈے اور میٹھے سائے پھیلے ہوئے نہ ملیں گویا آپ کے عہد مبارک میں احمدیت دنیا کے چاروں کونوں میں پھیل گئی۔ حضور کی زیر نگرانی مختلف مقامات میں اکتالیس سے زیادہ سکول اور کالج جاری ہیں۔ جہاں ہزاروں بچوں کو اسلامی رنگ میں رنگین کر کے ایک بڑے جہاد کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ آپ ہی کے عہد مبارک میں ۲۰۰ سے زائد مساجد تعمیر ہوئیں اور اس وقت ستر مبلغین اسلام بتیس ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں اسکے علاوہ بیرونی ممالک میں کئی اخبارات و رسائل مختلف زبانوں میں جاری کئے گئے جن کے ذریعہ سے پیغام اسلام کرۂ ارض کے چپے چپے پر پہنچ رہا ہے —— احمدیت کی اس بڑھتی ہوئی ترقی کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ خلافت اولیٰ کے آخری برس جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد صرف ۱۵۰۰ تھی اور آج ۶۳ء کے سالانہ جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والے خوش نصیب باوجود دنیاوی رکاوٹوں کے ایک لاکھ کے قریب پہنچ گئے۔ جن میں مختلف بیرونی ممالک کے مخلصین بھی شامل تھے —— اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا پورا ہوا۔ جو ہستی باری تعالیٰ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ حضور نے کیا خوب فرمایا:

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو یہ بشارت بھی دی کہ:

"وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا"

پیشگوئی مصلح موعود کی یہ شق بھی کمال شان سے پوری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے حضور نے کوئی دنیاوی سند یا ڈگری حاصل نہیں کی مگر علم و ہنر اور دماغی قابلیت کا یہ عالم ہے کہ بڑے بڑے علمائے دین کو اپنے مقابل پر بڑے یقین اور وثوق سے بلاتے ہیں۔ ایک بار ۱۹۲۵ء میں علماء کو مقابلہ کی دعوت دیتے ہوئے تحریر فرمایا:

"اگر حقائق و معارف سے وہ حقیقی معارف مراد ہیں جن سے سارا قرآن کریم بھرا پڑا ہے اور جن میں انسان کے اخلاق اور اعمال کی درستی کے اعلیٰ اعلیٰ ذرائع بتائے گئے ہیں۔ تو میں ان کے لکھنے میں ان مولویوں کو اپنے مقابلہ پر بلاتا ہوں اگر وہ آئے تو دیکھیں گے کہ حضرت مرزا صاحب کے ایک ادنیٰ غلام کے مقابلہ میں ان کا کیا حشر ہوتا ہے ان کی قلمیں ٹوٹ جائیں گی۔ ان کے دماغوں پر پردے پڑ جائیں گے اور وہ کچھ نہیں لکھ سکیں گے۔ اگر ان میں ہمت اور جرأت ہے تو مقابلہ پر آئیں"

جب کوئی شخص مقابلہ کے لئے نہ آیا تو آپ نے دوبارہ چیلنج دیا کہ:-

"اب میں نے کئی بار چیلنج دیا ہے کہ قرعہ ڈال کر کوئی مقام نکال لو اور یہ نہیں تو جس مقام پر تم کو زیادہ عبور ہو بلکہ یہاں تک ایک مقام پر جتنا عرصہ چاہو غور کر لو اور مجھے نہ بتاؤ پھر میرے مقابل پر آکر اس کی تفسیر لکھو دنیا فوراً دیکھ لے گی کہ علوم کے دروازے مجھ پر کھلتے ہیں یا ان پر مگر کسی کو جرأت نہیں ہوئی کہ سامنے آئے"

حضور نے نہ صرف قرآن مجید کے حقائق و معارف کو بہ تفسیر بیان فرمایا۔ بلکہ مسلمانوں کی سیاسی الجھنوں کو سلجھانے میں بھی کمال عقل و فہم سے کام لیا۔ اقتصادی پیچیدگیوں میں ان کی راہنمائی فرمائی۔

اس وقت آپ کی تصنیفات ایک صد سے زائد چھپ کر شائع ہو چکی ہیں اور خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی کہ مصلح موعود علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ واضح اور روشن طور پر پوری ہو چکی ہے۔

حقیقتاً حضور کے نور کی ظاہری اور باطنی کرنیں زمین پر پھیل رہی ہیں۔ تحریر و تقریر سے اللہ تعالیٰ کا نام روشن ہو رہا ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ اور اسکے محبوب سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لازوال محبت کی آگ دلوں میں بھڑکا دی ہے اور آسمانی نوروں سے اپنے پیروؤں کو منور کر دیا —— پس مبارک ہیں وہ ہستیاں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث ہوئیں اور اسلام کی خدمت کے لئے اس روحانی فوج میں شامل ہوئیں خدا تعالیٰ ہر دم ان سب پر اپنی برکتیں نازل فرماتا رہے۔

کیونکہ اس نے حضرت مسیح موعود سے یہ وعدہ بھی فرمایا کہ:۔

"میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا"

پس ہمارا یہ فرض ہے کہ آج جب ہمارے آقا۔ ہمارے محسن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیل ہیں ہم ان کی کامل شفایابی کے لئے شبانہ روز دعاؤں میں مشغول رہیں۔ اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے ان کے لئے دعائیں کریں۔ اس درد و انہماک سے اپنے مولیٰ حقیقی کے آستانہ پر گڑگڑائیں کہ اس کا عرش ہل جائے وہ ہمیں ہمارے مقاصد میں کامیاب کرے اور بہت جلد ہم حضور کی صحت یابی کا جانفزا مژدہ سنیں ۔۔۔ آمین ۔۔۔ ایسے انسان روز روز پیدا نہیں ہوتے یہ ہستیاں انسانیت کا جوہر ہیں جو صدیوں کے بعد ہی ظاہر ہوتا ہے۔

ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے مصلح موعود کا مبارک زمانہ پایا۔ ان مبارک ہستیوں کے بعد دنیا صدیوں تک انہیں ترستی رہے گی۔ پس چاہیئے کہ ہم ان کی قدر کریں۔ اور ان کے لئے نہایت ہی تضرع اور خشوع خضوع سے دعائیں کریں۔

"قوم احمد جاگ تو بھی جاگ اس کے واسطے
ان گنت راتیں جو تیرے درد سے سویا نہیں
ہو نہ نکلے درد دل سالم ہے قائم ہے
یہ دعائے احمد ثانی تو یار اولیں
آمین اللّٰھم آمین

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور شہر کی تربیتی کلاس

مورخہ ۲۳ مارچ بروز سوموار مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر کے زیر اہتمام ایک روزہ تربیتی کلاس منعقد ہوگی اس کلاس میں شہر لائل پور کے جملہ خدام اور اطفال کی حاضری لازمی ہے۔

جملہ خدام اور اطفال صبح ساڑھے سات بجے مسجد احمدیہ (دفضل) امین پور بازار پہنچ جائیں ٹھیک آٹھ بجے صبح کلاس کا افتتاح ہوگا۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ۔۔۔ لائلپور)

اعلان

ربوہ میں عنقریب شعبہ صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام تین مزید صنعتی کلاسوں کے اجراء کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایک میں فوٹو گرافی دوسری میں بید سے کرسی بننا اور تیسری میں جلد سازی کا کام سکھایا جائے گا۔ خواہشمند خدام اپنے نام اور صنعت جو وہ سیکھنا چاہتے ہیں سے جلد مطلع فرمائیں۔ کلاس جاری ہو جانے کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ اس سے قبل اس شعبہ کی طرف سے دو ایسی صنعتی کلاسیں جاری کی جا چکی ہیں۔ ایک میں فرنیچر پالش کرنا اور دوسری میں پھلوں سے سکوئیش تیار کرنا سکھایا گیا تھا

(مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کی دوسری صنعتی کلاس

خدا تعالیٰ کے فضل سے شعبہ صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام اس سال کی دوسری صنعتی کلاس ۲۶ فروری سے ۲۹ فروری تک جاری رہ کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی اس کلاس میں موسمی پھلوں سے سکوئیش تیار کرنا سکھایا گیا اور اس کے لئے ربوہ میں چار سنٹر مقرر کئے تھے جن کا نام اور پروگرام درج ذیل ہے۔

(۱) صدر بلاک	۲۶ فروری
(۲) رحمت بلاک	۲۷ ر فروری
(۳) برکات بلاک	۲۸ فروری
(۴) یمن بلاک	۲۹ فروری

خدام نے نہایت شوق سے ان کلاسوں میں حصہ لیا۔ رحمت بلاک کے خدام خاص طور پر قابل ذکر ہیں ربوہ کے باہر رہنے والے چند دوستوں کو بھی ان میں شمولیت کا موقع ملا۔ اس کلاس کے نتیجہ میں بعض گھروں میں اپنے استعمال کے لئے سکوئیش تیار کیا جا رہا ہے۔ سکوئیش میں استعمال ہونے والی دوا POTASSIUM METABISULPHITE پوٹاشیم میٹا بائی سلفائٹ دوستوں کی سہولت کے لئے منگوا کر ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ میں رکھوا دی گئی ہے۔ ناظم صاحب صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ ربوہ نے اس کلاس کے انتظام میں مدد فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(مہتمم تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لائل پور کے غیر احمدی طلباء کا ربوہ میں ورود

لائلپور ۹ر فروری۔ بروز اتوار زیر اہتمام امور پرائز کا لیجیٹ ایسوسی ایشن لائلپور اور زیر قیادت چوہدری عبدالغنی صاحب قائد و مظفر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی غیر احمدی طلباء کو ربوہ لے جایا گیا۔ اس دورہ میں لائلپور کے چار کالجوں اور زرعی یونیورسٹی کے ۳۲ غیر احمدی طلباء نے شمولیت کی۔ احمدی طلباء کی تعداد ۱۰ تھی۔

۹½ بجے بذریعہ بس مسجد لائلپور سے روانگی ہوئی ربوہ پر مکرم مبشر احمد صاحب راجیکی نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے پروگرام کے مطابق استقبال کیا۔ مسجد مبارک کے اعتکاف کے نظارہ سے ربوہ کا پروگرام شروع ہوا۔ مکرم رانا منظور احمد صاحب قائد سرگودھا ڈویژن و محترم میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی مسجد مبارک میں ملاقات کروائی گئی اس کے بعد خلافت لائبریری میں لائبریری کے متعلق تفصیل کے ساتھ معلومات سے طلباء کو آگاہ کیا گیا۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم و دیگر ضروری امور سے آگاہ کیا گیا محترم مولانا نذیر احمد صاحب فاضل لائلپوری سے بھی شرف ملاقات حاصل ہوا

لائبریری کے بعد پروگرام کے مطابق محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے سوالات کے جوابات دینے تھے۔ اسی تقریب کا بندوبست تحریک جدید کے دفاتر میں کیا ہوا تھا۔ متعدد غیر احمدی طلباء نے سوالات کئے۔ جن کے جوابات دئے گئے۔ اس کے بعد تحریک جدید کے متعلقہ معلومات اور بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے متعلق مکرم نائب وکیل التبشیر صاحب نے سیر حاصل معلومات بہم پہنچائیں۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد مسجد مبارک میں نماز ظہر ادا کرنے کے بعد تقریباً آدھ گھنٹہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری کا ابتدائی درس سنا۔

پھر تعلیم الاسلام کالج کو روانہ ہوئے۔ وہاں مکرم مرزا انس احمد صاحب و پروفیسر محمد علی صاحب کی رہنمائی میں کالج کی سیر کی۔ اسکے بعد جامعہ احمدیہ پہنچے۔ جامعہ کی غرض و غایت اور اہمیت سے روشناس کروایا گیا۔ ایک افریقہ کے طالب علم سے ملاقات ہوئی۔ جن سے غیر احمدی طلباء نے مختلف نوعیت کے سوالات کئے۔ ان کے جوابات سے وہ بہت متاثر ہوئے۔

پھر دوبارہ مسجد میں درس کے بعد دعا میں شمولیت کی۔ نماز عصر ادا کرنے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے طلباء سے ان کی پیدائش کا مقصد اور اسکے اشرف المخلوقات کہلانے کے نقائل کی بابت گفتگو فرمائی۔ ان کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے نہایت ہی لطیف پیرایہ میں انسانی پیدائش کی غرض پر روشنی ڈالی۔

پھر قصر عمر ہسپتال دکھایا گیا۔ بعض بزرگوں کی قربانیوں کی تفاصیل نے غیر احمدی طلباء پر بہت اثر کیا۔ اسکے بعد بہشتی مقبرہ گئے۔ وہاں مکرم عبدالقدیر صاحب شاہد سابق مبلغ سیرالیون دگھانا اور مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی (دفتر حفاظت مرکز قادیان) نے وصیت کے نظام پر روشنی ڈالی۔ اور غیر احمدی طلباء کے سوالات کے جوابات دئے۔

اس کے بعد دارالضیافت میں افطاری کی گئی۔ اور بعد نماز مغرب بذریعہ بس واپسی لائلپور ہوئی۔

(نائب صدر)

ماہنامہ الفرقان کا قمر الانبیاء نمبر

ماہ اپریل کا الفرقان ایک خاص نمبر ہوگا۔ جو سیدی حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے ذکر خیر پر مشتمل ہوگا۔ اس نمبر میں آپ کی زندگی کے واقعات اور خدمات دینیہ کا تذکرہ ہوگا آپ کے احسانات اور حسن سلوک کا بیان ہوگا۔ توقع ہے کہ قمر الانبیاء نمبر ماہنامہ الفرقان کا ایک غیر معمولی نمبر ہوگا۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی نفاست پسند طبیعت کے مناسب حال اس نمبر میں نیوز پرنٹ کے علاوہ ایک مقدار کے لئے سفید کاغذ استعمال ہوگا۔ کتابت طباعت بھی خاص اہتمام کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

خریداران الفرقان کو یہ نمبر ان کے سالانہ چندہ چھ روپے میں دیا جائے گا۔ اس خاص نمبر کی علیحدہ عام قیمت ڈیڑھ روپے ہوگی۔ سفید کاغذ کی قیمت دو روپے ہوگی صرف بیس مارچ تک آنیوالے مقالات و تاثرات ہی شامل اشاعت ہو سکیں گے

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری ایڈیٹر الفرقان ربوہ)

درخواست دعا: والد صاحب خاکسار مرزا محمد عبداللہ صاحب دفعدار درویش قادیان میو ہسپتال لاہور میں بیڈ نمبر ۲ اسائونٹ سرجیکل وارڈ میں ۱۸ فروری سے داخل ہیں۔ ان کی حالت انتہائی تشویشناک ہے اور بیماری آخری سٹیج سے گزر رہی ہے۔ اسلئے جملہ احباب سے کلی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے

(مرزا عبدالرشید وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی:۔ ۱۲ مارچ چین میں پاکستان کے سفیر جنرل رضا نے انکشاف کیا ہے کہ پاکستان اور چین کے درمیان سرحدی نشان بندی کا کام یکم اپریل سے شروع کر دیا جائے گا یہ کام اگلے سال کے شروع تک ختم ہو جائے گا جنرل رضا کراچی کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے باتیں کر رہے تھے پاکستان اور چین کے درمیان فضائی سروس کے آغاز کے بارے میں ایک استفسار کے جواب میں جنرل رضا نے بتایا کہ جب شنگھائی اور کینٹون کے ہوائی اڈوں پر انتظامات مکمل ہو گئے تو فضائی سروس شروع ہو جائے گی جنرل رضا پندرہ مارچ کو پیکنگ جا رہے ہیں۔ سرحد بندی کے کام کے سلسلے میں تمام فنی تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں

لاہور ۱۳ مارچ۔ کل یہاں صدارتی کابینہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں قومی اسمبلی کے اجلاس میں پیش ہونے والے قانون سازی کے کام کی منظوری دی گئی۔ اجلاس کی صدارت صدر ایوب نے کی مختلف محکموں سے متعلق کئی ایک امور بھی زیر بحث آئے۔

راولپنڈی:۔ ۱۳ مارچ۔ راولپنڈی میں کل سے زبردست سیاسی سرگرمیاں شروع ہو جائیں گی صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور ان کی کابینہ کے ارکان جو اس وقت لاہور میں ہیں راولپنڈی پہنچ جائیں گے۔ قومی اسمبلی کے ارکان قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں جو ۱۴ مارچ کو شروع ہو رہا ہے شرکت کرنے کے لئے یہاں پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔

راولپنڈی ۱۲ مارچ۔ پاکستان مسلم لیگ ہاؤس میں جماعت کا پرچم لہرانے کی تقریب کے تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں مسلم لیگ کا پرچم پاکستان مسلم لیگ کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان ۱۳ مارچ کو سہ پہر کو لہرائیں گے۔ اس تقریب میں صدارتی کابینہ کے ارکان اور پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے ارکان کے علاوہ قومی اسمبلی کے ارکان اور ایک ہزار مسلم لیگی شامل ہوں گے۔

نوم پنہہ ۱۲ مارچ۔ کمبوڈیا کے دارالحکومت نوم پنہہ میں کل ہزاروں مظاہرین نے برطانیہ اور امریکہ کے سفارت خانوں پر حملہ کر دیا۔ سفارت خانوں کی کھڑکیاں توڑ دی گئیں باہر کھڑی ہوئی کاروں کو جلا ڈالا گیا اور سفارت خانوں کے اہم کاغذات نذر آتش کر دیئے گئے۔ مظاہرین نے برطانوی سفارت خانے کو آگ بھی لگانے کی کوشش کی جس پر جلد قابو پا لیا گیا۔ مظاہرین نے امریکی سفارت خانے سے امریکہ کا پرچم اتار کر پھاڑ ڈالا اور اس کی جگہ کمبوڈیا کا پرچم لہرا دیا مظاہرین نے تختیاں اٹھا رکھی تھیں جن پر امریکہ اور برطانیہ کے خلاف نعرے لکھے ہوئے تھے یہ مظاہرے کمبوڈیا کی غیر جانبداری برقرار رکھنے کے لئے کمیشن کے قیام میں تاخیر کے خلاف کئے گئے کمبوڈیا کے سربراہ پرنس نورودم سیہانوک نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ کمبوڈیا کی غیر جانبداری برقرار رکھنے کے لئے جنیوا طاقتوں کا کمیشن قائم کیا جائے۔ برطانیہ اور امریکہ کی حکومتوں نے مظاہروں کے خلاف کمبوڈیا سے احتجاج کیا ہے ادھر کمبوڈیا کے سربراہ پرنس نورودم سیہانوک نے ایک بیان میں برطانوی اور امریکی سفارتخانوں پر حملوں کے سلسلے میں معذرت کی ہے اور نقصان کا معاوضہ ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

لاہور ۱۲ مارچ۔ عراق کے صدر مارشل عبدالسلام عارف نے مغربی پاکستان اسمبلی سے خطاب کرنے کی دعوت قبول کر لی ہے پروگرام کے مطابق مارشل عارف ۲۴ مارچ کو صبح ۱۱ بجکر ۳ منٹ پر صوبائی اسمبلی سے خطاب کریں گے اس امر کا اعلان صوبائی اسمبلی کے سپیکر چوہدری محمد انور نے وقفہ سوالات کے بعد ایوان میں کیا اسمبلی نے ۲۴ مارچ کو خاص اجلاس بلانے کا فیصلہ کیا ہے اس دن اسمبلی کی معمولی کارروائی شام کے اجلاس میں ہو گی۔ —م

پاکستان ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کام کے لئے پی ڈبلیو آر نے نظرثانی شدہ شیڈول آف ریٹس پر مبنی پرسینٹیج ریٹ کے ٹنڈرز ۲۴ مارچ ۶۴ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں یہ ٹنڈرز اسی روز ساڑھے بارہ بجے ان ٹنڈر کنندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو وہاں موجود ہونا چاہیں

کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت	عرصہ تکمیل
شاہدرہ۔ لالہ موسیٰ سیکشن میں کالا شاہ کاکو۔ مریدکے، سادھوکے۔ کاموکے۔ ایمن آباد۔ گھیری سانسی، گوجرانوالہ۔ راہوالی۔ گکھڑ۔ دھونکل، وزیر آباد، ہریا پور بند۔ کنجاہ۔ گجرات۔ اور دیونا جولانی اسٹیشنوں پر ہیڈی، ریلیے اور جنرل ٹیپر روم کی اور کالا شاہ کاکو سادھوکے، ایمن آباد، گھیری سانسی، راہوالی، گکھڑ۔ دھونکل اور دیونا جولانی میں لیمپ روم کی تعمیر۔	روپے ۸۰،۰۰۰/-	روپے ۱۶۰۰/-	چار ماہ

۲۔ تفصیلی شرائط۔ نرخوں کا شیڈول۔ پلین اور اسٹیمیٹ وغیرہ اس آفس کے ورکس اکاؤنٹس سیکشن میں آ کر دیکھے جا سکتے ہیں۔

۳۔ جن ٹھیکیداروں کو تمام لیبر اور میٹریل کے نرخ درج کرنے چاہئیں اور ٹنڈر داخل کرنے سے قبل اصل موقعہ کا معائنہ کر کے کام کی اصل نوعیت کے بارہ میں اطمینان حاصل کر لینا چاہیئے۔

۴۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں ٹنڈر کے کاغذات کے اجراء کے لئے اپنی تعارفی اسناد پیش کرنا ہوں گی۔

۵۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہ ہو گا اور اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ ٹنڈروں کو وجہ بتائے بغیر مسترد کر دے۔

۶۔ زرضمانت بالنقد رقم کی صورت میں یا مقررہ فارم پر بنکرز گارنٹی بانڈ کی شکل میں ہو یہ فارم ڈویژنل آفس کے ورکس اکاؤنٹ سیکشن سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ گورنمنٹ سکیورٹیز (دستاک سرٹیفیکیٹس۔ بیئرز بانڈ۔ پرائز بانڈ۔ پرامیسری نوٹس اور کیش سرٹیفکیٹس وغیرہ) اور بنک ڈپوزٹ اسٹیٹس وصول نہیں کی جائیں گی۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر۔ لاہور

—م۔ نئی دہلی ۱۲ مارچ۔ اخبار "آرگنائزر" نے کہا ہے کہ بھارت کے وزیر بے محکمہ مسٹر لال بہادر شاستری نے جو عملی طور پر اس وقت وزیر اعظم ہیں مقبوضہ کشمیر میں صدر راج نافذ کرنے کی دھمکی دے کر بخشی غلام محمد کو مجبور کیا تھا کہ وہ جی ایم صادق کو وزیر اعظم نامزد کرنے کی حمایت کریں۔

اس کے ساتھ ہی جی ایم صادق کو مجبور کیا گیا کہ وہ بخشی کے حامیوں کو اپنی کابینہ میں شامل کریں۔

مسئلہ کشمیر پر غور کے لئے حفاظتی کونسل کا اجلاس ۱۷ مارچ کو طلب کر لیا گیا

بین الاقوامی بساطِ سیاست پر بھارت کو ایک اور شکست

اقوام متحدہ ـ نیویارک ۱۳ مارچ یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر دوبارہ بحث شروع کرنے کے لئے حفاظتی کونسل کا اجلاس ۱۷ مارچ بروز منگل منعقد ہوگا۔ یہ اجلاس پاکستان کی درخواست پر طلب کیا گیا ہے جو اس نے ۴ مارچ کو کی تھی۔ حفاظتی کونسل نے ۱۷ فروری کو تنازعہ کشمیر کے متعلق کسی قسم کا فیصلہ کئے بغیر اپنا اجلاس ملتوی کر دیا تھا۔

حفاظتی کونسل کی طرف سے اجلاس طلب کرنے کے اس فیصلہ سے بھارت کو بین الاقوامی محاذ پر کل ایک اور شکست کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اس نے اس مسئلہ پر دوبارہ بحث کی شدید مخالفت کی تھی۔ اور یہ دھمکی بھی دی تھی کہ اگر حفاظتی کونسل نے اس مسئلہ پر دوبارہ بحث کا فیصلہ کیا تو بھارت اس کا بائیکاٹ کریگا دریں اثنا پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر بھٹو حفاظتی کونسل میں پاکستان کا کیس پیش کرنے کے لئے نیویارک جاتے ہوئے کل لندن پہنچ گئے۔ وہ آج صبح برطانیہ کے وزیر امور کامن ویلتھ مسٹر ڈنکن سینڈز سے بات چیت کریں گے۔

آج رات آل انڈیا ریڈیو نے دعویٰ کیا کہ اقوام متحدہ میں روس کے نمائندہ نے حفاظتی کونسل کا اجلاس پھر بلانے کی مخالفت کی ہے لیکن امریکہ اور برطانیہ نے کونسل کا اجلاس بلانے کے لئے پاکستان کے مطالبہ کی حمایت کی ہے ریڈیو نے یہ نہیں بتایا کہ اس اجلاس میں بھارت شریک ہوگا یا نہیں۔

مشرقی پاکستان اور تریپورہ کی سرحد پر بھارتی فوجوں کا زبردست اجتماع

تری پورہ کے حکام سے حکومت مشرقی پاکستان کا سخت احتجاج

ڈھاکہ ۱۳ مارچ ـ یہاں موصول ہونے والی ایک اطلاع کے مطابق مشرقی پاکستان اور تری پورہ کی سرحد کے ساتھ بھاری تعداد میں فوجیں جمع ہو رہی ہیں کلاشی میں ایک فوجی کیمپ قائم کیا گیا ہے جہاں پانچ سو بھارتی سپاہیوں کی کمک بھیج دی گئی ہے آسام رائفلز کے مزید دستے ہریانہ کیمپ سے وہاں پہنچ گئے ہیں ـ خبر میں بتایا گیا ہے کہ بھارتی دستے پاکستانی سرحد کے ساتھ گشت کر رہے ہیں۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ بھارتی دستے رام گڑھ کے چائے کے علاقہ اور لاماپاری پارہ کے علاقے میں مختلف بھارتی کیمپوں سے مزید بھارتی فوج پہنچ رہی ہے واضح رہے اس ماہ کی ۵ تاریخ کو بھی بھارتی فوج نے بھاگل پور کے مقام پر پاکستانی علاقہ میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی لیکن پاکستانی فوج کی ایک گشتی جماعت وہاں پہنچ گئی اور بھارتی فوج کو وہاں سے بھاگنا پڑا تھا معلوم ہوا ہے کہ حکومت مشرقی پاکستان نے بھارتی فوجیوں کے مسلسل اجتماع کے خلاف تری پورہ کے حکام سے ایک اور سخت احتجاج کیا ہے۔

دو سو قبائلی خاندان مشرقی پاکستان واپس آ گئے

ڈھاکہ ۱۳ مارچ ـ مشرقی پاکستان کے جو قبائلی خاندان بھارت ترک وطن کر گئے تھے ان میں سے دو سو خاندان واپس مشرقی پاکستان آ گئے ہیں اور حکومت مشرقی پاکستان نے ان کو فوری طور پر ان کی زمینوں پر بحال کر دیا ہے بتایا گیا ہے کہ جونہی یہ خاندان واپس اپنے وطن آئے چند پاکستانی افسران نے ان کا استقبال کیا اور چند گھنٹے کے اندر اندر ان کی زمینیں اور مکانات ان کو واپس کر دیئے یاد رہے کہ بھارتی حکومت ابھی تک یہ غلط پروپیگنڈہ کر رہی ہے کہ بھارت آنیوالے یہ قبائلی خاندان اپنے وطن واپس جانے کو تیار نہیں

شذرات ـ بقیہ صفحہ ۳

سعود اپنے محل سے بہت کم باہر نکلتے تھے کئی سال کے دوران میں وہ صرف دو مرتبہ محل سے باہر آئے

ایک مرتبہ جب کہ آرامکو تیل کمپنی نے شاہ کی ضیافت کی ... آرامکو نے شاہ کی دعوت پر تین لاکھ پونڈ صرف کئے اگرچہ یہ دعوت امریکیوں کے نقطۂ نظر سے بڑی شاندار تھی مگر جب شاہ نے ظہران میں دعوت دی تو امریکیوں کی دعوت اس کے مقابلہ میں محض مذاق معلوم ہونے لگی ... جو دستر خوان بچھایا گیا وہ دس فٹ چوڑا اور دو سو پچیس فٹ لمبا تھا ... اس میں امریکی مہمانوں کے سامنے جب متعدد بھنے ہوئے سالم اونٹ دو سو اسی سالم بکرے منوں چاول دو ہزار مرغ مسلم چھ ہزار انڈے اور تقریباً دس ہزار رکابیاں پھلوں میوؤں سے بھری ہوئی رکھدی گئیں ""

عوام ملک کے دفاع کے لئے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے

فضل القادر

بہاولپور ۱۳ مارچ ـ قومی اسمبلی کے سپیکر جناب فضل القادر چوہدری نے کہا ہے کہ پاکستان کے عوام اپنے وطن کے دفاع کی خاطر اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے اور اگر دشمنوں نے اسے نقصان پہنچانے کی جرأت کی تو انہیں ایسا سبق دیں گے جو وہ کبھی فراموش نہیں کر سکیں گے ـ وہ کل صادق پبلک سکول کے یوم موسس کی تقریب پر تقریر کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ پاکستان کسی ملک کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتا اور تمام ممالک کے ساتھ پر امن اور دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتا ہے تاہم انہوں نے کہا پاکستانی عوام کو ملک کی آزادی کے تحفظ کی خاطر کسی بھی صورت حال کے مقابلہ کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

پاکستانی عیسائیوں سے مبینہ بدسلوکی کی تردید

بیروت میں پاکستانی سفارتخانے کا بیان

بیروت ۱۳ مارچ ـ بیروت میں پاکستانی سفارتخانے نے پاکستان میں عیسائیوں کے ساتھ مبینہ بدسلوکی سے متعلق ایک بھارتی خبر کی تردید کی ہے بھارت کے خارجہ سیکرٹری مسٹر راجیشور دیال نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں پاکستان پر عیسائیوں کے ساتھ بدسلوکی کا الزام لگایا تھا لیکن یہ خبر بیروت کے صرف ایک فرانسیسی اخبار میں چھپی تھی۔

دیہی تعمیرات کے لئے ساڑھے سات کروڑ روپیہ کا عطیہ

کراچی ۱۳ مارچ ـ امریکہ نے دیہی تعمیرات کے پروگرام کے لئے پاکستان کو ساڑھے سات کروڑ روپے کا عطیہ دیا ہے جس میں سے پانچ کروڑ روپے مشرقی پاکستان اور ڈھائی کروڑ روپے مغربی پاکستان کے لئے مختص کئے گئے ہیں عطیہ امریکی امدادی مشن کے ڈائرکٹر مسٹر ڈی جی میکڈانلڈ نے کل جناب عثمان علی کو پیش کیا۔

"" توده پریشان ہو گئے " روزنامہ مشرق ۲۰ فروری ۱۹۶۴ء
یہ ہے ایک ایسے اسلامی ملک کی حالت ہے جسے اس زمانہ میں بعض حلقوں کی طرف سے نمونہ کی اسلامی مملکت کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴